نماز کی اہمیت قرآن وحدیث کی روشنی میں

پیش کش: آن لائن اسلام

از قلم: محمد ہاشم قاسمی بستوی، استاذ جامعہ اسلامیہ مظفرپور اعظم گڑھ یوپی انڈیا۔

ایمان کے بعد اسلام کا اہم ترین رُکن نماز ہے۔ قرآنِ کریم اور احادیثِ شریفہ میں نماز کے فضائل اور اس کی اہمیت کو کثرت سے بیان کیا گیا ہے، نماز کو قائم کرنے پر بڑے بڑے وعدے اور نماز کو ضائع کرنے پر سخت وعیدیں وارد ہوئی ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پانچ فرض نمازوں کے ساتھ ساتھ نمازِ تہجد، نمازِ اشراق، نمازِ چاشت، تحیۃ الوضوء اور تحیۃ المسجد کا بھی اہتمام کرتے تھے۔ اور پھر خاص خاص مواقع پر اپنے رب کے حضور توبہ واستغفار کے لئے نماز ہی کو ذریعہ بناتے تھے۔

سورج گرہن یا چاند گرہن ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد تشریف لے جاتے تھے۔ زلزلہ، آندھی یا طوفان حتی کہ تیز ہوا بھی چلتی تو مسجد تشریف لے جاکر نماز میں مشغول ہو جاتے۔ فاقہ کی نوبت آتی یا کوئی دوسری پریشانی یا تکلیف پہنچتی تو مسجد تشریف لے جاتے۔

جب سفر سے آپ صلی لااللہ علیہ وسلم کی واپسی ہوتی تو پہلے مسجد تشریف لے جاکر نماز ادا کرتے۔ اس لئے ہمیں بھی چاہئے کہ نماز کا خاص اہتمام کریں، ذیل میں نماز کی فضیلت، اور اس کی اہمیت، اوراس کے منافع سے متعلق کچھ آیات کریمہ اور احادیث نبویہ ذکر کی جارہی ہیں:

نماز کے فضائل آیاتِ قرآنیہ کی روشنی میں:

اے ایمان والو! صبر اور نماز کے ذریعہ مدد چاہو، بیشک اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ (سورۃالبقرۃ ۱۵۳)

جو کتاب آپ پر وحی کی گئی ہے اسے پڑھئے اور نماز قائم کیجئے، یقیناً نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے۔(سورۃالعنکبوت ۴۵)

اللہ تعالیٰ نے فرمادیا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں اگر تم نماز قائم رکھوگے اور زکاۃ دیتے رہوگے۔ (سورۃالمائدہ ۱۲)

اور اگر کوئی پریشانی یامصیبت آئے تو نمازوں کی ادائیگی اور صبر کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے مدد مانگیں، یہ چیز شاق وبھاری ہے مگر اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والوں کے لئے مشکل نہیں۔(سورۃالبقرہ ۴۵)

یقیناًان ایمان والوں نے فلاح (کامیابی) پائی جو اپنی نماز میں خشوع کرتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اور جو اپنی نمازوں کی خبر رکھتے ہیں، یہی وہ وارث ہیں جو (جنت) الفردوس کے وارث ہوں گے جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔(سورۃالمؤمنون ۱ ۔ ۱۱)

حقیقت یہ ہے کہ انسان بہت کم حوصلہ پیدا کیا گیا ہے۔ جب اسے تکلیف پہنچتی ہے تو خوب گھبراہٹ ظاہر کرتا ہے، اور جب اس کے پاس خوشحالی آتی ہے تو بہت بخیل بن جاتا ہے۔ مگر وہ نمازی ایسے نہیں ہیں۔جو اپنی نماز کی ہمیشہ پابندی کرتے ہیں۔ اور جو اپنی نماز کی پوری پوری حفاظت کرنے والے ہیں۔یہی لوگ جنتوں میں عزت والے ہوں گے۔(سورۃالمعارج ۱۹۔۳۵)

نماز کی پوری حفاظت سے مراد اس کے تمام آداب کی رعایت ہے۔مسلمانوں کے انہی جیسے اوصاف سورۃ مومنون کی ابتدائی آیات میں بھی گذرے ہیں۔

نماز کی اہمیت احادیث کی روشنی میں

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے، رسول اللہ ا نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن آدمی کے اعمال میں سب سے پہلے فرض نماز کا حساب لیا جائیگا۔ اگر نماز درست ہوئی تو وہ کامیاب وکامران ہوگا،اور اگر نماز درست نہ ہوئی تو وہ ناکام اور خسارہ میں ہوگا۔(سنن ترمذی:413، سنن نسائی:465،سنن ابن ماجہ:1425)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ا سے دریافت کیاکہ اللہ کو کونسا عمل زیادہ محبوب ہے؟آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نماز کو اس کے وقت پر ادا کرنا۔ میں نے کہاکہ اس کے بعد کونسا عمل اللہ کو زیادہ پسند ہے؟ توآپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: والدین کی فرمانبرداری۔ میں نے کہاکہ اس کے بعد کونسا عمل اللہ کو

زیادہ محبوب ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کے راستہ میں جہاد کرنا۔(صحیح بخاری: 2782، صحیح مسلم: 85)

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا" :اگر تمہارے گھر کے سامنے کوئی نہر بہتی ہو تو تم میں سے کوئی ہر روز پانچ بار اس میں غسل کرے تو کیا اس کے بدن پر کوئی میل کچیل باقی بچے گا""؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: نہیں! اس کے بدن پر کوئی میل نہیں ہو گی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" :یہی مثال پانچ نمازوں کی ہے، اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے گناہوں کو مٹا دیتا ہے"۔ (صحیح البخاری: 528، صحیح مسلم: 667)

حضرت انس سے روایت ہے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ و سلم نے ارشاد فرمایا" :جو شخص مسلسل چالیس روز تک تکبیر اُولی کے ساتھ نماز پڑھتا رہا تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے دو آزادیاں لکھ دیتا ہے، ایک جہنم سے آزادی اور دوسری منافقت سے آزادی"۔ (سنن ترمذی: 241، شعب الایمان: 2615)

حضرت ابو مالک اشعری سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نماز نور ہے، صدقہ دلیل ہے، صبر کرنا روشنی ہے اور قرآن تمہارے حق میں دلیل ہے یا تمہارے خلاف دلیل ہے (یعنی اگر اسکی تلاوت کی اور اس پر عمل کیا تو یہ تمہاری نجات کا ذریعہ ہو گا، ورنہ تمہاری پکڑ کا ذریعہ ہو گا)۔(صحیح مسلم: 223، سنن نسائی: 2437، سنن ابن ماجہ: 280)

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سات قسم کے آدمی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ اپنی (رحمت کے) سایہ میں ایسے دن جگہ عطا فرمائے گا جس دن اس کے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا۔اُن سات لوگوں میں سے ایک وہ شخص بھی ہے جس کا دل مسجد سے اٹکا ہوا ہو (یعنی وقت پر نماز ادا کرتا ہو)۔(صحیح بخاری:660، صحیح مسلم:1031)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک سفر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ایک دن میں آپ اکے قریب تھا، ہم سب چل رہے تھے۔ میں نے کہا: اے اللہ کے پیغمبر! آپ مجھے ایسا عمل بتادیجئے جسکی بدولت میں جنت میں داخل ہو جاؤں اور جہنم سے دور ہو جاؤں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے بڑی بات پوچھی ہے۔ لیکن اللہ جس کے لئے آسان کردے اس کے لئے آسان ہے۔اللہ کی عبادت کرو اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو، نماز قائم کرو، زکاۃ دو، رمضان کے روزے رکھو اور اللہ کے گھر کا حج کرو۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہیں اس معاملہ کی اصل، اس کا ستون اور اسکی عظمت نہ بتادوں؟ میں نے کہا ضرور۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: معاملہ کی اصل اسلام ہے، اس کا ستون نماز ہے اور اسکی عظمت اللہ کی راہ میں جہاد ہے۔(سنن ترمذی:2616، سنن ابن ماجہ: 3973،شعب الایمان:2549)

حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کے رسول سے بیعت نہیں کرتے؟ آپ انے تین مرتبہ اسکو کہا، تو ہم نے اپنے ہاتھ بیعت کے لئے بڑھادئے

اور بیعت کی۔ ہم نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہم نے کس چیز پر بیعت کی؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صرف اللہ کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو، اور نمازوں کی پابندی کرو۔ اس کے بعد آہستہ آواز میں کہا: لوگوں سے کسی چیز کا سوال نہ کرو۔ (صحیح مسلم: 1043، سنن نسائی: 460، سنن ابن ماجہ: 2867)

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے کہ ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کا ذکر فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا: جو شخص نماز کا اہتمام کرتا ہے تو نماز اس کے لئے قیامت کے دن نور ہوگی، اس (کے پورے ایماندار ہونے) کی دلیل ہوگی اور قیامت کے دن عذاب سے بچنے کا ذریعہ ہوگی۔ اور جو شخص نماز کا اہتمام نہیں کرتا اس کے لئے قیامت کے دن نہ نور ہوگا، نہ اس (کے پورے ایماندار ہونے) کی کوئی دلیل ہوگی، نہ عذاب سے بچنے کا کوئی ذریعہ ہوگا۔ اور وہ قیامت کے دن فرعون، قارون، ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔ (سنن دارمی: 2763، مسند احمد: 6573، صحیح ابن حبان: 1467)

حضرت عبادہ بن صامت سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر پانچ نمازیں فرض فرمائی ہیں، جو اِن نمازوں کو (قیامت کے دن) اس طرح لیکر آئے کہ ان میں لاپرواہی سے کسی قسم کی کوتاہی نہ کی ہو تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس بندے سے عہد کرکے اس کو جنت میں داخل فرمائیں گے اور جو اِن نمازوں کو اس طرح لیکر آئے کہ ان میں لاپرواہیوں سے کوتاہیاں کی ہیں تو اللہ کا اس سے کوئی عہد نہیں چاہے اسکو عذاب دیں، چاہے معاف فرمادیں۔ (موطأ امام مالک: 14، سنن ابوداود: 425، سنن نسائی: 461)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ شبِ معراج میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر پچاس نمازیں فرض ہوئیں، پھر کم ہوتے ہوتے پانچ رہ گئیں۔ آخر میں (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) اعلان کیا گیا۔ اے محمد! میرے ہاں بات بدلی نہیں جاتی، لہذا پانچ نمازوں کے بدلے پچاس ہی کا ثواب ملے گا۔ (سنن ترمذی: 213، سنن نسائی: 449، سنن ابن ماجہ: 1399)

حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (آپکی خدمت کیلئے) رات گزارتا تھا، ایک رات میں نے آپ کے لئے وضو کا پانی اور ضرورت کی چیزیں پیش کیں۔ آپ نے فرمایا کچھ سوال کرنا چاہتے ہو تو کرو۔ میں نے کہا: میں چاہتا ہوں کہ جنت میں آپ کے ساتھ رہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے علاوہ کچھ اور۔ میں نے کہا: بس یہی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی اس خواہش کی تکمیل کے لئے زیادہ سے زیادہ سجدے کرکے میری مدد کرو۔ (یعنی نماز کے اہتمام سے یہ خواہش پوری ہوگی)۔ (صحیح مسلم: 489، سنن ابوداود: 1320، سنن نسائی: 1138)

اللہ کے وہ بندے خوش نصیب ہیں جو اِس دنیاوی زندگی میں نمازوں کا اہتمام کرکے جنت الفردوس میں تمام نبیوں کے سردار حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی مرافقت پائیں گے۔

حضرت عمرو اپنے والد اور وہ اپنے دادا (حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے بچوں کو سات سال کی عمر میں نماز کا حکم کرو۔ دس سال کی عمر میں نماز نہ پڑھنے پر انہیں مارو، اور اس عمر میں

علیحدہ علیحدہ بستروں پر سلاؤ۔ (سنن ابوداود: 495، سنن دارقطنی: 887، مسند احمد: 6689)

نوٹ: والدین کے لیے ضروری ہے کہ جب بچہ سات سال کا ہو جائے تو اسکی نماز کی نگرانی کریں، دس سال کی عمر میں نماز نہ پڑھنے پر پٹائی بھی کریں تاکہ بالغ ہونے سے پہلے نماز کا پابند ہو جائے، اور بالغ ہونے کے بعد اس کی ایک نماز بھی فوت نہ ہو کیونکہ ایک وقت کی نماز جان بوجھ کر چھوڑنے پر احادیث میں سخت وعیدیں وارد ہوئی ہیں، بلکہ بعض علماء کی رائے کے مطابق وہ ملتِ اسلامیہ سے نکل جاتا ہے۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے گورنروں کو یہ حکم جاری فرمایا کہ میرے نزدیک تمہارے امور میں سب سے زیادہ اہمیت نماز کی ہے۔ جس نے نمازوں کی پابندی کر کے اسکی حفاظت کی، اس نے پورے دین کی حفاظت کی اور جس نے نماز کو ضائع کیا وہ نماز کے علاوہ دین کے دیگر ارکان کو زیادہ ضائع کرنے والا ہوگا۔ (موطاامام مالک: 6)

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے اس ارشاد سے واضح طور پر معلوم ہوا کہ جو شخص نماز میں کوتاہی کرتا ہے، وہ یقیناً دین کے دوسرے کاموں میں بھی سستی کرنے والا ہوگا۔ اور جس نے وقت پر خشوع وخضوع کے ساتھ نمازوں کا اہتمام کرلیا، وہ یقیناً پورے دین کی حفاظت کرنے والا ہوگا۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یمن بھیجا تو ارشاد فرمایا: تم ایسے لوگوں کے پاس جارہے ہو جو اہل کتاب ہیں، لہذا سب سے

پہلے ان کو اس بات کی دعوت دینا کہ اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں۔ جب اس بات کو مان لیں تو انہیں بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے روزانہ پانچ نمازیں ان پر (ہر مسلمان پر) فرض کی ہیں۔۔۔۔(صحیح بخاری: 1395، صحیح مسلم: 19)

حضرت حنظلہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص پانچوں نمازوں کی اس طرح پابندی کرے کہ وضو اور اوقات کا اہتمام کرے، رکوع اور سجدہ اچھی طرح کرے اور اس طرح نماز پڑھنے کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے ذمہ ضروری سمجھے تو اس آدمی پر جنت واجب جائے گی۔ (مسند احمد: 267/4)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری وصیت یہ ارشاد فرمائی: نماز، نماز۔ اپنے غلاموں (اور ماتحت لوگوں) کے بارے میں اللہ سے ڈرو، یعنی ان کے حقوق ادا کرو۔ جس وقت آپ انے یہ وصیت فرمائی آپ اکی زبانِ مبارک سے پورے لفظ نہیں نکل رہے تھے۔ (مسند احمد: 311/6)

حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت ہے، کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت کی کنجی نماز ہے، اور نماز کی کنجی پاکی (وضو) ہے۔ (سنن ترمذی: 4، مسند احمد: 14662، شعب الایمان: 2455)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں رکھی گئی ہے۔ (سنن نسائی: 3939، مسند احمد: 12293، مستخرج ابی عوانہ: 4020)

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے ،رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے ارشاد فرمایا" :جب تک تم اپنے مصلے پر ہو اس وقت تک فرشتے رحمت کی دعائیں کرتے رہتے ہیں جب تک وہ نمازی بے وضو نہ ہو جائے"۔ (صحیح البخاری:3229، صحیح مسلم:649)

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا" :جو نمازوں کی حفاظت کرے تو پانچوں نمازیں اور جمعہ کے بعد دوسرا جمعہ پڑھنا گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے، بشرطیکہ کبیرہ گناہ کا ارتکاب نہ کرے۔(صحیح مسلم:233، سنن الترمذی:214)

حضرت ابو موسی اشعری سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے ارشاد فرمایا" :جو شخص دو ٹھنڈی نمازیں پڑھے تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل فرمائیں گے (یعنی فجر اور عصر)۔ (صحیح البخاری:574، صحیح مسلم:635)

حضرت عثمان بن عفان سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا" :جو شخص عشاء کی نماز باجماعت پڑھے تو گویا وہ آدھی رات تک قیام کرتا رہا۔ جو شخص صبح کی نماز باجماعت پڑھتا ہے تو گویا اس نے ساری رات قیام کیا ہے"۔ (صحیح مسلم:656، سنن ابوداود: 555، سنن ترمذی:221)

حضرت عائشہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا" :فجر کی دو رکعات (سنتیں) دنیا ومافیہا سے بہتر ہیں"۔(صحیح مسلم:725، سنن ترمذی:416)

حضرت ابوامامہ سے روایت ہے،رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" :جو شخص فجر کی نماز باجماعت ہو کر پڑھتا ہے، پھر بیٹھ کر ذکر الٰہی کرتا ہے حتیٰ کہ سورج طلوع ہو جائے، پھر دو رکعت نفل پڑھتاہے تواس کے لئے حج وعمرے کا ثواب مل جاتاہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :مکمل مکمل یعنی مکمل اجر و ثواب ملے گا"۔ (معجم کبیر امام طبرانی: 7741،ترغیب وترہیب امام منذری:672)

حضرت ام حبیبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہجو شخص ہر روز بارہ رکعات نفل (یعنی سنتیں) پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنائے گا"۔ (صحیح مسلم:728، سنن ابوداود:1250، سنن ترمذی:415)

حضرت عبادہ بن صامت سے روایت ہے،رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا" :جو شخص اللہ کے لئے ایک سجدہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کے لئے ایک نیکی لکھ دیتا ہے، ایک گناہ مٹادیتاہے اور ایک درجہ بلند فرماتاہے۔سو تم کثرت سے سجدے کرو"۔ (سنن ابن ماجہ:1424،مسند بزار:2705)